THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, November 16, 2012
(87th Session)
Volume XI, No.07
(Nos.1-10)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran …………………	1
2.	Motion: Suspension of Question Hour ……………	2
3.	Commenced Motion: Law and Order Situation in the Country with particular reference to violence in Balochistan, Karachi and Gilgit …………………....	3-12
4.	Leave of Absence …………………………………..	13
5.	Legislative Business:	
	• The Airports Security Force (Amendment) Bill, 2012 …………………………………..	14
	• The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2012 …………………………………..	15-16
6.	Further Discussion on the Commenced Motion on Law and Order Situation in the Country with Particular reference to Violence in Balochistan, Karachi and Gilgit ………………………………….	17-34

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-XI No.07 SP.XI(07)/2012 15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, November 16, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty eight minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰہِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ
الْحَقِّ ۙ وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ
الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔

ترجمہ: کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھلیں اور اس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں؟ خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے، ہم نے نشانیاں تم کو صاف صاف دکھا دی ہیں، شاید کہ تم عقل سے کام لو۔

(سورۃ الحدید: آیات: 16 تا 17)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حاجی عدیل صاحب! آپ سے ہم رائے لینا چاہتے ہیں کہ آج کل سولہ سوالات ہیں، جہانگیر بدر صاحب سے بھی opinion لیں گے۔ حاجی عدیل صاحب سے رائے لینا چاہتا ہوں کہ سولہ سوالات ہیں and out of those 16 تین کے reply نہیں ہیں اور سات سوالات کی request آ گئی ہے کہ due to illness Minister can

not come. So 10 questions go out of 16. Interior Minister is also here, if House agrees we can dispense with this.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: یہ جو سوالات آئے ہیں ان کو بھی defer کردیں، شاید ممبران بھی نہیں ہیں۔ سارے سوالات defer کردیں تاکہ ممبران کو بھی نقصان نہ ہو۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Jahangir Bader sahib, you may move the motion for this.

Motion: Suspension of Question Hour

Senator Muhammad Jahangir Bader (Leader of the House): I beg to move that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 the requirement of the Rule 41 of the said Rules regarding Question Hour be dispensed with and the questions and their printed replies placed on the table of the House may be taken as read.

Mr. Chairman: Probably this would not be fair with the members who have posed those questions that they should be taken as read.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں تجویز دیتا ہوں کہ ان کو defer کردیں۔

Mr. Chairman: Yes. It has been moved that under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirement of the Rule 41 of the said Rule regarding Question Hour be dispensed with and the questions are deferred to the next rota day.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: Now we move to the legislative business. We may take up the Motion under Rule 218. We may now take up item No. 7. Minister for Interior may kindly wind up the debate on the following motion moved by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi on his behalf and on behalf of Mr. Hamza on 16th September, 2012. "The House may discuss

the law and order situation in the country with particular reference to the target killings and sectarian violence in Balouchistan, Karachi and Gilgit." The floor is with the Interior Minister.

Commenced Motion: Law and Order Situation in the Country with Particular Reference to the Violence in Balochistan, Karachi and Gilgit.

سینیٹر اے رحمٰن ملک (وفاقی وزیر برائے داخلہ): شکریہ جناب چیئرمین! ابھی زاہد خان صاحب تشریف لائے، ان کی بہت اہم میٹنگ ہے جو ان کے chairman take up کر رہے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اس میٹنگ کے لیے جا رہے ہیں۔ جناب والا! اگر یہ بھی چلے جاتے ہیں، ادھر بھی میں ایوان خالی دیکھ رہا ہوں، میری درخواست ہے I have to speak a lot and there are lot of questions from people تو اگر میں اتنا بولوں اور وہ معزز ممبران جنہوں نے بہت سے سوالات کئے تھے اگر وہ یہاں موجود نہیں ہیں تو میرے خیال میں میری briefing fruitless جائے گی۔ مجھے پتا ہے آج session prorogue نہیں ہو رہا اور اگر ان سے آپ طے کر لیں تو Tuesday کو کر لیں۔ میں خوش ہوں آج میں اللہ کے کرم سے بالکل fit ہوں۔ ایک چیز ضرور mention کروں گا۔ جناب کل میں یہاں تھا، میری آواز بہت خراب تھی اور آج اللہ کا شکر ہے میں بالکل ٹھیک ہوں۔ آج ایک اخبار کی headline ہے، اگر دوسرے سینیٹرز کا privilege ہے تو میں بھی سینیٹر ہوں، میرا بھی privilege ہے، وہ لکھتے ہیں، بحث کروں گا کہ تعلق کس سے ہے، video recording بھی دکھاؤں گا، رحمٰن ملک تقریر کرتے لڑکھڑا گئے، پانی پینے پر ہوش آیا۔ I request your indulgence جیسے میرے ایک DG کو پارلیمنٹ نوٹس دیتی ہے یا سٹاف نوٹس دیتا ہے تو اس کو ہتھکڑی لگا کر پیش کرنے کا حکم ہوتا ہے اور ہم پہنچ جاتے ہیں، بیورو کریٹس بھی پہنچ جاتے ہیں، مجھے میڈیا سے کوئی گلہ نہیں ہے لیکن آخر اس بندے نے، اس رپورٹر نے جو جھوٹ بولا ہے، میری آپ سے درخواست ہو گی کہ آپ اپنی powers exercise کرتے ہوئے ان کو بلا کر یہ ضرور دکھا دیجیئے گا کہ نہ میں گرا، نہ میں بے ہوش ہوا اور نہ کوئی ایسی بات تھی۔ پوری دنیا سے مجھے فون آئے اور اس کو translate اس طرح کیا گیا کہ رحمٰن ملک کو heart attack ہوا، PIMS میں شفٹ کر دیئے گئے، حالت نازک، یہ

ایسی خبروں کا نتیجہ تھا۔ میری آپ سے درخواست ہو گی کہ ایسی خبریں جو بغیر verification دی جاتی ہیں ان کو ban کیا جائے۔ ہم بہت نقصان اٹھا چکے اور میں اسی floor پر اس رپورٹر کو معاف کرتا ہوں اس request کے ساتھ کہ for God's sake جب کبھی بھی آپ کا فیصلہ ہو کہ کسی کی character assassination کرنی ہے تو کم از کم اس میں تھوڑی بہت سچائی ضرور رکھ لیں۔ یہاں پر پوری دنیا نے مجھے دیکھا، میرے سارے ساتھیوں نے دیکھا، نہ میں لڑکھڑایا نہ میں گرا لیکن اس خبر نے میرے دوستوں کو بھی پریشان کیا، میرے family members کو بھی پریشان کیا، میرے چاہنے والوں کو بھی پریشان کیا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ نے پہلے کہا کہ میں cognizance لوں، اس کا نوٹس بھی لوں اور پھر subsequently آپ نے خود ہی فرما دیا کہ آپ نے معاف کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ there is no more issue for which I should take notice of. اس پر ruling تو تب آئے گی in a proper form, if you move a privilege motion, then certainly I will ask the Leader of the House for that and probably before going into that process آپ نے پہلے معاف کر دیا۔ Your statement is on record.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: میرے خیال میں اس چیز کو ایک advice سمجھ کر، اس چیز کا حل دیکھ لیں تو اچھا ہو گا۔

Mr. Chairman: You have suggested and you have given your opinion. آپ کی جو observation ہے وہ بھی ہے Leader of the Opposition, you want to say something.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ہے یا نہیں ہے، جو بیٹھے ہوئے ہیں وزیر صاحب اپنی statement دیں۔ We can not carry on like this جو لوگ interested نہیں ہیں to listen then it is good luck to them. He should do his business تاکہ یہ item should be disposed of. ہم اس کو بار بار one pretext or the other آگے لے کر جا رہے ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ آپ نے آج prorogue کرنا ہے یا نہیں کرنا، اگر آپ نے prorogue نہیں کرنا تو پھر میرے خیال میں consider ہو سکتا ہے Monday کو یا کسی اور دن۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: بتایا گیا ہے کہ اجلاس prorogue نہیں ہو رہا۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بہرحال میرے علم میں نہیں ہے لیکن یہ practice ختم ہونی چاہیے۔ اب اگر آپ نے تیاری کر لی ہے اور Rules میں ڈال دیا ہے کہ سوال نہیں ہوگا، call attention notice نہیں ہوگا، drop اچھی بات ہے those who are serious they should then attend اگر serious نہیں ہیں تو اس طرح House business نہیں چل سکتا۔

جناب چیئرمین: آپ کا view principally درست ہے۔ زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ جناب چیئرمین! ایک تو معزز وزیر صاحب کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ بہت غلط ہے۔ میڈیا والے ہمارے بھائی ہیں لیکن وہ جو بھی خبر لکھتے ہیں یا جو بھی لاتے ہیں صرف سیاست دانوں کو کسی نہ کسی طریقے سے letdown کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مہربانی کر کے ایسی رپورٹنگ نہ کریں جس سے آپ کی اور آپ کے اخبار کی embarrassing position ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم تو جا رہے ہیں لیکن جو ہمارے Leader of the Opposition ہیں، ہم نے آپ سے بھی request کی تھی اور ان سے بھی request کر رہے ہیں چونکہ ہم آج نہیں ہیں، ہماری بہت اہم میٹنگ ہو رہی ہے اس لیے ہم اس میں جا رہے ہیں۔ اگر Tuesday کو کریں تو زیادہ مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین: جی بابر اعوان صاحب۔

Senator Zaheer-ud-din Babar Awan: Thank you Mr. Chairman. ایک تو میڈیا کے بارے میں super sensitive ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان ایک ایسا ملک بنتا جا رہا ہے جہاں پر freedom of expression پر مختلف حیلے بہانوں سے پابندیاں لگ رہی ہیں۔ لوگ مختلف چیزوں کے پیچھے چھپ کر freedom of expression پر پابندیاں لگا رہے ہیں۔ اس کے لیے ایک set mode law میں موجود ہے۔ اگر کسی کو بھی کوئی دکھ یا تکلیف ہے تو وہ mode adopt کیا جانا چاہیے۔ This is not the proper forum and you have rightly pointed out, Mr. Chairman, that if there is any grievance, that grievance can be agitated in the form of a Privilege Motion.

دوسری بات یہ ہے کہ important debates میں adjournments کا رواج ختم ہونا چاہیے۔ I agree with the Leader of the Opposition کہ جن لوگوں کو یہ job assign کی گئی ہے کہ Orders of the Day میں جو کچھ آیا ہے اس کے حوالے سے

وہ آئیں اور ایوان کے سامنے پیش ہوں۔ اس کو priority No.1, priority No.2, priority No.3 سمجھنا چاہیے اور کسی قیمت پر بھی persons specific practices کو پارلیمنٹ میں اجازت نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ محترم قائد حزب اختلاف کچھ دیر سے ایوان میں تشریف لائے ہیں۔ اس سے پہلے ہمیں یہ بتایا گیا کہ اجلاس کا سلسلہ پیر اور منگل تک جاری رہے گا۔ اس لیے ہم نے درخواست کی تھی کیونکہ Opposition side پر بھی ایوان میں کوئی موجود نہیں تھا اور اگر وزیر داخلہ کچھ کہیں گے تو ان کو سننے کے لیے لوگ ایوان میں موجود نہیں ہوں گے۔ لہذا اگر منگل کے روز ہمارے وزیر داخلہ صاحب ہمیں briefing دے دیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

Senator Mohammad Ishaq Dar: Sir, as long as we have the assurance from the Chair, that's fine. کیونکہ ماضی میں یہ ہوتا رہا ہے کہ جی prorogue نہیں ہوگا and all of a sudden when the business is concluded, prorogation order is read out. آپ یہ confirm کر دیں کہ you have not received the prorogation order yet and it will continue, we have no problem to carry forward to Tuesday.

Mr. Chairman: So far I have not received the prorogation order.

Senator Mohammad Ishaq Dar: Sir, I am sorry, the practice is not that during the course of the Session you will be sent a prorogation order. If they wish to send you, it should be before the session starts. I mean you have to take the decision. You are independent….

Mr. Chairman: The Law Minister is here, we can have his opinion. میرے پاس ابھی prorogation order نہیں ہے۔ So, it is meaning thereby that it is not with me.

Senator Mohammad Ishaq Dar: I will say that even if it comes now, you should not entertain.

You create good Parliamentary practices. ایک اصول ہوتا ہے جناب۔ آج تک تو اسی طرح ہوا ہے۔ ہم اور آپ اس ایوان میں پچھلے بیس سال سے ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی کہ during the proceedings, it is sent to you.

Mr. Chairman: I agree. Let us have an opinion of the Law Minister.

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you sir. As far as the prorogation is concerned, I don't think so that we are prorogating today.

آپ بدھ والے دن تک سیشن چلا لیں اور منگل کے روز ملک صاحب اپنی briefing دے دیں۔

Mr. Chairman: So, we defer this Motion which is placed at item No.7 for Tuesday.

Senator A. Rehman Malik: Sir, it will be better if the Session will be in the afternoon because in the morning I have to be in the Supreme Court.

Mr. Chairman: Then you wind it up on Monday.

Senator A. Rehman Malik: OK, then I will send the regrets to the Supreme Court and I will come here on Tuesday.

Mr. Chairman: I don't know whether you send regrets or you send something else over there. Monday is Private Members' Day and Tuesday is not a Private Members' Day. So, on Tuesday you give the briefing.

Senator Farooq Hamid Naek: If he has got to go to the Supreme Court پھر afternoon میں رکھ لیجیئے۔

Mr. Chairman: It can't be taken up on Monday because it is a Private Members' Day also.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب والا! آپ منگل کے روز ہی رکھ لیں ان کی convenience کے لیے کیونکہ منگل والے روز آپ اجلاس رکھتے ہی دوپہر میں ہیں۔

Mr. Chairman: If the sense of the House is this that

جی رضا ربانی صاحب، raising his hand. میں رکھا جائے تو ٹھیک ہے۔ Evening

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب والا! میں معذرت چاہتا ہوں۔ آج چونکہ وزیر داخلہ صاحب آئے ہوئے ہیں تو ان سے آپ کے توسط سے ایک سوال کرنا چاہ رہا تھا اور وہ یہ ہے کہ کل انہوں نے اعلان کیا تھا ٹی وی پر رات کو کہ کل سے کراچی اور کوئٹہ میں موٹر سائیکل نہیں چلیں گے۔ اب کراچی میں 1.8 million people are affected by that. پہلے تو ڈبل سواری پر پابندی ہوتی تھی اور اس سے بھی لوگوں کو کافی مشکلات اور تکالیف ہوتی تھیں اب all of a sudden رات کے وقت اعلان ہوا۔ صبح کے وقت لوگوں کو بچوں کو سکول چھوڑنے کے لیے جانا ہوتا ہے، دفتر جانا ہوتا ہے، you are paralyzing 1.8 million common people. کیا اس سے terrorism ایک دن میں ختم ہو جائے گا؟ کیا تمام موٹر سائیکلوں کو بند کرنے سے کراچی کی law and order situation improve ہو جائے گی؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے اقدامات سوچ سمجھ کر اٹھانے چاہییں۔ لوگوں کی convenience کا ہمیں کچھ خیال رکھنا چاہیے اور long term measures کی طرف جانا چاہیے بجائے اس کے کہ short term and short gap measures لیں اور کہیں کہ جی 1.8 million people اپنے گھروں سے نہ نکلیں اور کیا اس طرح law and order control میں آجائے گا۔ آپ کے توسط سے میری مودبانہ گزارش یا appeal ہے وزیر داخلہ سے کہ ایسے فیصلے کرنے سے پہلے تھوڑا سا سوچ بچار کر لیا کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! میں تجویز کرتا ہوں اس ایوان کو کہ فیصل کریم کنڈی، ڈپٹی سپیکر، قومی اسمبلی کے والد، کریم کنڈی جو کہ خود بھی پارلیمنٹیرین رہ چکے ہیں، کی وفات پر فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی ڈار صاحب! فیصل کریم کنڈی صاحب کے والد صاحب کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(فاتحہ)

جناب چیئرمین: مجھے اس پر پہلے conclude کر لینے دیں۔ I thought Raza Sahib, اس motion پر بات کرنا چاہتے ہیں لیکن that is another issue ہم اس motion کو Tuesday تک defer کر دیتے ہیں and the session will be held

in the evening on Tuesday. Yes Interior Minister *sahib.*

سینیٹر رحمٰن اے ملک: رضا صاحب والی motion کے متعلق I can respond in two minutes, that is not a problem and I will like to respond that.

Mr. Chairman: OK, Interior Minister *sahib.*

سینیٹر اے رحمٰن ملک: شکریہ جناب چیئرمین! میں اپنے honourable member اور بڑے سینیئر دوست سے گزارش کروں گا کہ statistical figures 1.8 million کی نہیں ہے بلکہ کراچی کی اس وقت دو کروڑ کی آبادی ہے جو available statistics ہیں۔

Sir, Article 148 clearly states that "if there is any internal or external aggression, the federation should play the role". I got to go by the intelligence which I received from the various quarters, I have to see what are the past indicators on such occasions and what is the frequency of bombing through motorcycles. Mr. Chairman, more than 96% bombing done in Karachi is motorcycle based bombs, detonated through the mobile phones and that statistics has been presented to the Sindh High Court today. I did not take this decision unilaterally. A meeting of the law enforcers was called. The entire intelligence was discussed and we came to the conclusion that there are two processions tomorrow, meaning today,
ایک جلوس سنی دوست نکالتے ہیں اور ایک شیعہ دوست نکالتے ہیں، problem یہ ہوتی ہے کہ دونوں ہمارے مہربان ایک ہی سڑک پر جانا چاہتے ہیں اور ایک ہی وقت پر جانا چاہتے ہیں۔ ہمارے پاس یہ information تھی اور ہے کہ جب جلوس جاتا ہے تو سڑکوں پر موٹر سائیکلوں پر دہشت گرد آتے ہیں اور grenades پھینکتے ہیں اور میں ان کو عرض کر دوں کہ پچھلی مرتبہ محرم میں ایک بہت بڑا حادثہ پیش آیا تھا اور سینکڑوں لوگ شہید ہوئے۔ ہزاروں لوگ زخمی ہوئے۔ اس بم کی transportation جو detect ہوئی وہ بھی ایک موٹر سائیکل پر ہوئی۔ جناب، پولیس افسران پر جتنے دھماکے کیے جا رہے ہیں وہ بھی موٹر سائیکل پر ہوئے اور جلوس کا جو راستہ ہوتا ہے وہاں پر بھی موٹر سائیکل رکھ دیا جاتا ہے اس لیے کہ it is easy transport for the terrorists

اور ان statistics اور intelligence کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ تین چار فیصلے اور تھے کیونکہ چیف جسٹس صاحب کی جتنی بھی judgments آئیں وہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ Federation نے Article 148 کے تحت کیا action لیا ہے، کیا اس کو writing میں place کیا ہے۔ کیا انہوں نے کبھی ایسا action لیا جس کو وہ ثابت کر سکتے ہیں کہ انہوں نے صوبائی حکومت کو advice دی۔ Yes, I took this action as federation under Article 148 but not unilaterally. I consulted the concerned provincial government and after consulting that thing was done. I did it only in Karachi and Quetta because I am as certain as I can see you being a reality sitting as a Chairman کہ محرم میں terrorism ہونی ہے، کسی نے فیصلہ کیا ہوا ہے یا کرایا گیا ہے۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے ہمارا کام ہے action under the Constitution engineer کو کرنا۔ Fine. اگر سندھ ہائی کورٹ کی wisdom کے مطابق یہ نہیں ہونا چاہیے تو ہم نے رات کو 2 بجے وہ held in abeyance کر دیا۔ ہم نے یہ بڑا considered, well thought, pragmatic, legal and constitutional action لیا، اس لیے میں کسی قسم کی کوئی repent نہیں کر رہا ہوں۔ I will continue my actions and those actions which are required for the safety and the security of people of Karachi and living in Quetta.

جناب چیئرمین: جی، محسن لغاری صاحب۔ آپ کا کوئی point of order ہے یا something relating to this.

سینیٹر محمد محسن خان لغاری: نہیں، point of order ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ، نہایت ادب کے ساتھ میں آپ کے توسط سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ Article 148 کا راستہ بڑا خطرناک راستہ ہے اور اس کو اپنانے سے پہلے وفاقی حکومت کو بہت سی چیزوں کو سوچ لینا چاہیے۔ اس کے political or legal بڑے گہرے ramifications نکلتے ہیں۔

So Article 148 is not a smooth superhighway on which one or the federation can move in these given times and days, therefore, the use of 148 has to be taken with the utmost caution. It is number one.

نمبر ۲- جناب ، وزیر صاحب نے اگر یہ بات کہی تو میں نے کل بھی terrorism پر بات کی، میں ان کی اس بات سے بالکل agree کرتا ہوں کہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت محرم کے دوران یقیناً ایسی صورت حال پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی لیکن کیا motorcycles کو بند کرنا درست ہے، آیا اس سے یہ تمام منصوبے ختم ہو جائیں گے اور یہ کہنا کہ اگر اسی analogy پر ہم چلیں جو فاضل وزیر صاحب نے ابھی فرمایا کہ اکثر detonations اور یہ وارداتیں motorcycles پر کی جاتی ہیں تو پھر خود کش حملے trucks اور minibuses کسی بلڈنگ سے ٹکرا کر اور ان کو detonate کرکے کئے جاتے ہیں تو کیا پھر ہم اگلا قدم یہ اٹھائیں گے کہ تمام trucks اور mini-buses پر پابندی لگ جائے گی ۔ Are we actually moving to a stage جہاں پر وفاقی حکومت یہ حکم دے گی کہ کوئی آدمی اپنے گھر سے نہ نکلے۔ لہٰذا، سڑکیں سنسان ہوں گی اور ملک کے اندر terrorism نہیں ہوگا۔ میرا مطلب ہے کہ terrorism کو counter کرنے کے لیے یہ لازم ہے کہ ایک counter terrorism strategy وفاقی حکومت مرتب کرے جو آج تک نہیں کی گئی ہے۔ آج تک ہم terrorism کو on an ad-hoc basis incident to incident tackle کر رہے ہیں ۔ Terrorism کو tackle کرنے کے لیے ایک all encompassing paradigm anti-terrorism strategy کی ضرورت ہے ۔ جس میں de-radicalization programmes ہوں ، جس کے اندر prosecution کی training ہو، جس کے اندر curriculum کو صحیح کیا جائے ۔ آج جو تاریخ بچوں کو پڑھائی جا رہی ہے ۔ جب تک اس کو آپ درست نہیں کریں گے تو آپ ان چیزوں کو کس طرح آگے لے کر چلیں گے۔ Inter-provincial intelligence sharing صحیح معنوں میں ہونی چاہیے۔ NECTA ایک اچھا ادارہ تھا جو بننا تھا۔ آج تک NECTA, tug war between the Interior Ministry and the Prime Minister's Secretariat میں پھنسی ہوئی ہے تو اس کو مد نظر رکھیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، گزارش یہ ہے کہ we have got a legislative business and there are most of the requests from the honourable members to talk on this issue, جی غفور حیدری صاحب ایک منٹ۔

Senator A. Rehman Malik: Mr. Chairman, it is my right to respond.

جناب چیئرمین: میری عرض سن لیں، پھر اور members کو بھی سن لیتے ہیں، سب کی بات سن کر آپ respond کر دیں تو وہ زیادہ بہتر ہوگا۔

سینیٹر اے رحمن ملک: میں اس پر ضرور کچھ کہنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ ضرور کہیں لیکن گزارش یہ ہے کہ اس point پر غفور حیدری صاحب بات کرنا چاہتے ہیں - بابر اعوان صاحب، فرحت اللہ صاحب، یا شاہی سید صاحب بات کریں گے۔ تو میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ سارے honourable members بات کر لیں اور آپ پھر ان کا جواب دے دیں - اس طرح تو ہر مرتبہ what points the honourable members raise آپ جواب دیں گے۔ اس لیے مناسب یہ ہو گا کہ آپ سب کا اکٹھا جواب دے دیں۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب! وزیر داخلہ صاحب کہیں ناراض نہ ہو جائیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، بات یہ نہیں ہے۔

The Karachi issue is being discussed, so everybody wants to talk on this issue and certainly I want the Interior Minister should respond to all those issues which are raised by the honourable members. My second submission is that we have got a legislative business and most of the members want to discuss this Karachi issue and there would be the statement of the Interior Minister.

میں چاہتا ہوں کہ if the House allows we proceed with the legislative business and when we conclude the legislative business, we can have a discussion on this issue, Interior Minister is here.

جی فاروق نائیک صاحب! We move on to legislative business پہلے وہ کر لیں پھر اس issue پر بھی بات کر لیں گے۔ نائیک صاحب! آپ move کریں گے؟ Before that we go to the leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: حاجی محمد عدیل صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ بارہ تا چودہ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب روزی خان کاکڑ ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ چھ اور بارہ تا سولہ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب اعتزاز احسن صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ چھ اور بارہ تا چودہ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب اسحاق ڈار صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ تیرہ اور چودہ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب تسنیم احمد قریشی وزیر مملکت برائے پانی و بجلی نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض سرکاری مصروفیات کے باعث آج مورخہ سولہ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Now we move on to Item No.3, Syed Naveed Qamar, Minister for Defence may move the motion.

کیا نائیک صاحب! آپ move کریں گے؟

Legislative Business

The Airports Security Force (Amendment) Bill, 2012

Senator Farooq H. Naek (Minister for Law): Yes, I will move. Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Airports Security Force Act, 1975 [The Airports Security Force (Amendment) Bill, 2012], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Now I put the motion before the House that the Bill further to amend the Airports Security Force Act, 1975 [The Airports Security Force (Amendment) Bill, 2012], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Now we take up the second reading of the Bill i.e., clause by clause consideration of the Bill.

There is no amendment in Clauses 2 to 5, therefore, I put these clauses together as one question before the House.

The question is that Clauses 2 to 5 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Consequently, Clauses 2 to 5 stand part of the Bill. Now we take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill.

The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Consequently, the Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill. Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs may move Item No.4.

Senator Farooq H. Naek: Thank you sir, I beg to move that the Bill further to amend the Airports Security Force Act, 1975 [The Airports Security Force (Amendment) Bill, 2012], be passed.

Mr. Chairman: Question before the House is that it has been moved that the Bill further to amend the Airports Security Force Act, 1975 [The Airports Security Force (Amendment) Bill, 2012], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Consequently the motion is adopted and Bill stands passed unanimously. Now we move on to Item No.5. Mr. A. Rehman Malik, Minister for Interior may move the motion.

The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2012

Senator A. Rehman Malik: Mr. Chairman, I beg to move that the Bill further to amend the Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965 [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2012], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? Yes, Leader of the Opposition.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! میں نے ابھی Chairman, Committee for
Interior سے پوچھا ہے کہ has he been able to go through the Bill? As
you know the good practice has been established in this House
کہ اگر کوئی نئی amendment یا نیا Bill آتا ہے یا کوئی نئی legislation ہو رہی ہوتی ہے you
usually send it to the Committee. مجھے نہیں پتا کہ اس کے لیے ان کو کتنا وقت
درکار ہے۔ دو تین دن ان کو دے دیں۔ یہ دیکھ لیں اور پھر آپ اسے پاس کر لیں تو it will be
much better. لیکن اس کو اس طرح سے نہیں جانے دینا چاہیے کیونکہ ہم ادھر بیٹھ کر کوئی
ریوڑیاں تو نہیں بیچ رہے۔ We are doing a serious business اس لیے میری

گزارش یہ ہے۔ ملک صاحب! I have the floor, please listen to me. جناب! بات یہ ہے کہ ہم نے good practice adopt کی ہے اور we have established کہ نیشنل اسمبلی کے پاس کیے ہوئے بلوں کو ہم نے یہاں amend کیا ہے and it has been well appreciated, Competition Commission of Pakistan, Security Exchange کی amendments and State Bank of Pakistan کی and it is not a very old story, it is of only last two years. میری گزارش ہے۔ مجھے نہیں پتا یا تو Chairman Standing Committee on Interior, he should just give a statement that he has been through it and there is no need, then it is fine, otherwise in principle میری گزارش ہے کہ ان کو دو دن دے دیں۔ یہ منگل کو لے آئیں یا بدھ کو انہوں نے آنا ہی ہے۔ منگل کو انہوں نے تقریر کرنی ہے۔ یہ بل بھی پاس کروالیں۔ جناب! دو دن میں کیا فرق پڑے گا۔ ان کو اب time bound دے دیں کہ یہ واپس آجائے۔

Mr. Chairman: The Bill is referred to the concerned Standing Committee and it should be taken up on Tuesday and report should come by Monday.

Dar *sahib*, its report should come by Monday. وہ آجائے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: ٹھیک ہے یہ کوئی اتنا لمبا کام نہیں ہے۔ یہ ایک، دو گھنٹے کا کام ہے۔ کرلیں۔ Let this House the legislation done. Take it seriously and give it priority which is required.

Mr. Chairman: Dar *sahib*, Monday is the Private Members' Day, even we can suspend the rule and have the report on Monday and it can be taken up on Tuesday جیسے کہ آپ نے کہا اور Law Minister صاحب نے کہا we send it to the concerned Standing Committee.

سینیٹر محمد طلحہٰ محمود: جناب میں اس میں یہ add کرنا چاہوں گا کہ آج جمعہ ہے۔ اگر سوموار کی بجائے منگل کرلیں تو ہمیں سوموار کا دن مل جائے گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے آپ منگل کو رپورٹ دے دیں۔ اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: سوموار تک ان کو time, close of business کے لیے دے دیں تا کہ منگل کو ان کی رپورٹ lay ہو جائے اور پھر بدھ کو law pass ہو جائے۔

Mr. Chairman: The report should come to the House by Tuesday. Right, thank you. Now we take point of order by Farhatullah Babar *sahib.* I am going by the sequence.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: آپ پہلے شاہی سید صاحب کو دے دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، جی شاہی سید صاحب۔

Further Discussion on the Commenced Motion: Law and Order Situation in the Country with Particular Reference to Violence in Balochistan, Karachi and Gilgit.

سینیٹر شاہی سید: شکریہ جناب چیئرمین! میں منسٹر رحمٰن ملک صاحب کا بہت احترام و قدر کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی طبیعت بھی خراب تھی اس کے باوجود بھی کام کرتے ہیں ۔ پورے پاکستان میں جو حالات ہیں، ان کی ہمت ہے کہ وہ بہت کچھ کر رہے ہیں۔ کراچی میں بھی کچھ لوگ ملک صاحب پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ مرکز سے آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور وہاں انہیں وہ چیزیں میسر نہیں آتیں جو انہیں چاہئیں۔ کراچی کے ایشو کو نیتوں کی ضرورت ہے۔ نیتیں میرے خیال میں ٹھیک نہیں کی جاتیں۔ پچھلے دنوں ایک کمیٹی کو ڈی جی رینجرز نے سٹیٹمنٹ دی تھی کہ ہم پر دباؤ ہے اور ہم سے لوگوں کو چھڑایا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ رحمٰن ملک صاحب کی قیادت میں وہاں کے وزیر داخلہ اور ساری پارٹیوں کو بلا کر اور ڈی جی رینجرز، پولیس والوں، آئی جی کو بلا کر کم سے کم اسے تو پوائنٹ آوٹ کریں کہ کون بندے چھڑاتے ہیں اور اس میں قانون سازی کی جو ضرورت ہے اس پر توجہ دینی چاہیے۔ میں اس ایوان اور آپ سب سے یہ درخواست کروں گا کہ خدارا! نیتیں صحیح کرو۔ نیتوں کی ضرورت ہے۔ وہاں نیتوں کے فقدان کی وجہ سے مسائل ہیں۔ اگر نیتیں صحیح ہو جائیں تو موجودہ حکومت میں یہ طاقت، یہ will ہے کہ وہ اسے حل کر سکتی ہے لیکن اگر نیتیں ہی نہیں ہیں تو چاہے فوج آجائے، کوئی بھی آجائے تو یہ حل نہیں ہو گا۔ لہذا نیتوں کے لیے کوشش کی جائے اور نیتوں کے behalf پر وہاں ان کو بلا کر کوئی طریقہ کار طے کریں۔ کراچی کا ایشو نہ شیعہ کا مسئلہ ہے، نہ سنی کا مسئلہ ہے، نہ پٹھان کا، نہ مہاجر کا مسئلہ ہے۔ یہ پاکستان کا مسئلہ ہے اور پاکستان کا مسئلہ سب کا مسئلہ بنتا ہے۔ ایک بندے پر

ذمے داری عائد نہ کی جائے۔ ہر آدمی اسے اپنا مسئلہ سمجھ کر حل کرے۔ میں یہ سمجھتا ہوں، حلفاً کہتا ہوں کہ وہاں فوج میں بھی طاقت ہے، سیاسی طاقت بھی ہے اور قوم میں بھی طاقت ہے۔ عوام بھی چاہتے ہیں کہ کراچی میں امن ہو جائے اور اس ملک کے فائدے میں بھی ہے۔ کیوں نہ وہاں پر بیٹھ جائیں۔ ہفتہ، دس دن، پندرہ دن، ایک دن، دو دن، جتنا بھی وقت لگ جائے، جب تک کراچی کا ایشو حل نہ ہو، اس سے نہ اٹھا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی مولانا عبد الغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر عبد الغفور حیدری: شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے خیال میں سینیٹ کی خوش قسمتی ہے کہ رحمٰن ملک صاحب یہاں تشریف لائے ہیں۔ میں نے یہاں پر جامعہ احسن العلوم کے سات طلبہ کی شہادت اور نو طلبہ کے زخمی ہونے کی بات کی تھی لیکن پورا ہفتہ گزر گیا ہم انتظار کرتے رہے جناب رحمٰن ملک صاحب تشریف نہیں لائے ۔ جناب چیئرمین! دینی مدارس کے طلبہ کے خلاف یہ پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک تسلسل ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ میری معلومات کے مطابق کراچی میں سو سے زائد انتہائی اہم اور جید علما شہید کیے گئے ہیں۔ آج تک ان کے قاتل گرفتار نہیں ہوئے۔ کراچی میں علما کے علاوہ ہزاروں بے گناہ لوگ قتل کیے جاتے ہیں اور روزانہ بیس، پچیس افراد کا قتل ایک معمول بن چکا ہے۔ ہم نے بہت انتظار کیا، اپنے کارکنوں، دینی مدارس کے طلبا اور علما کو ہمیشہ صبر کی تلقین کی۔ میں کل کراچی گیا تھا، اسی جامعہ احسن العلوم میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا اجلاس تھا، یہاں پر ملک بھر سے علما آئے ہوئے تھے اور طلبا سے بھی گفتگو ہوئی۔ جناب چیئرمین! ہم کب تک لاشیں اٹھاتے رہیں گے؟ ایسے علما جن کا نہ تو فرقہ پرستی سے تعلق ہے اور نہ سیاست سے تعلق ہے، سوائے علمی کام کے ان کا کوئی کام نہیں ہے۔ میں حبیب اللہ مختار، مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن، مفتی نظام الدین شامزئی جو مفتی اعظم پاکستان تھے اور کس کس کا نام لوں، یہ سارے لوگ وقفے وقفے سے یکے بعد دیگرے شہید کیے گئے اور اب بھی مجھے لگتا ہے کہ جب تک کوئی سنجیدہ کوشش نہ ہوئی، یہ سلسلہ رکنے والا نہیں ہے۔ علما کے علاوہ وہاں پر جو لوگ قتل اور شہید ہو رہے ہیں، وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ کراچی کے محنت مزدوری کرنے والے لوگ target killing کا نشانہ بن رہے ہیں۔ بالخصوص کراچی کے حوالے سے حکومت میں شامل جماعتیں سینیٹ اور قومی اسمبلی سے walk out کرتی ہیں۔ یہ تو بجا ہے کہ ان کو احساس ہوا ہے کہ کراچی کے حالات خراب ہوگئے ہیں لیکن کیا یہ سب کچھ ان کی دسترس سے باہر ہے؟ وہ کون سی قوت ہے جو حکومت سے زیادہ طاقتور ہے؟ اگر وہ قوت

حکومت سے زیادہ طاقتور ہے اور یہ حضرات بے بس ہیں تو ان کو یہاں بیٹھنے اور حکومت چلانے کا کوئی حق نہیں۔

اگر Supreme Court کوئی بات کرے تو ہم اس کو یہاں زیر بحث لاتے ہیں کہ انہوں نے *suo motu* notice کیوں لیا، ایسا مسئلہ کیوں اٹھایا اور مشکل پیدا کی۔ چلیں میں اتفاق کرتا ہوں کہ Supreme Court کو *suo motu* notice نہیں لینا چاہیے لیکن پھر ہمیں حالات کو درست کرنا ہوگا۔ جو واقعات رونما ہو رہے ہیں، ان پر قابو پانا ہوگا۔ ہم سب کو اپنی صلاحیتیں مجتمع کرکے اور focus کرکے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

جناب چیئرمین! سات دن گزرنے کے باوجود دورہ حدیث کے معصوم طلبہ جو دورہ حدیث کر رہے تھے اور خالصتاً ایک علمی مشغلے میں مصروف تھے، ان کو شہید کیا گیا اور میں نے جب کل وہاں سے معلومات لیں تو پتا چلا کہ دس motor cycles تھے جن پر دو، دو لوگ یعنی بیس لوگ سوار تھے، یہ بیس لوگ کہاں سے چلے، کیسے یہاں پہنچے؟ ان کو نہ اداروں، ایجنسیوں، اور پولیس نے دیکھا اور نہ ہی کہیں پر Rangers رکاوٹ بنے اور وہ آرام سے آکر یہ ساری کارروائی کرکے چلے گئے۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی writ ختم ہو رہی ہے اور اس کو challenge کیا جا رہا ہے لیکن ہمارے بھائی رحمٰن ملک صاحب جن کا مجھے احترام ہے، ان کو زمینی حقائق یقیناً برے لگیں گے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بالخصوص کراچی کے حوالے سے حکومت بالکل ناکام نظر آرہی ہے۔ میں کل گورنر صاحب سے بھی ملا تھا اور ان کی توجہ بھی ان مسائل کی طرف دلائی لیکن مجھے لگتا ہے کہ ہر ایک بے بس ہے، سب مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔ ہم تو احتجاج کرسکتے ہیں، ان کا تذکرہ کرکے تجویز دے سکتے ہیں لیکن مسائل حل کرنا اور مشکلات کو آسان کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ میں احسن العلوم کے طلبہ کی شہادت اور قاتلوں کی عدم گرفتاری پر JUI کے احباب کے ساتھ walk out کروں گا۔ احسن العلوم سے پہلے دارالعلوم کراچی کا میں نے اس دن بھی ذکر کیا تھا اور رحمٰن ملک صاحب کو پتا ہے کہ یہ ایک بہت بڑا ادارہ اور یونیورسٹی ہے جہاں پر Rangers بغیر اطلاع گھس گئے اور انہوں نے چادر و چار دیواری اور مدرسے کے تقدس کو پامال کیا۔ ان کے ہاتھ کچھ نہیں آیا کیونکہ کوئی ایسی چیز تھی ہی نہیں۔ اس کے بعد جامعہ اشرف المدارس میں رات دو بجے پولیس اور Rangers والوں نے چھاپہ مارا، کچھ نہیں ملا۔ ہم کہتے ہیں کہ جہاں کہیں ایسی بات ہو تو از راہ کرم کم از کم ذمہ داروں سے بات کریں اور ہم نے ہمیشہ کہا ہے کہ حکومت سے تعاون کے لیے تیار ہیں---

جناب چیئرمین: شکریہ مولانا صاحب۔ .You have made your point
Minister *Sahib* نے لکھ لیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی دیگر ممبران بھی اس issue پر بات کرنا چاہتے ہیں، you have made your point. انہوں نے notices لیے ہیں اور وہ respond بھی کریں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بالکل نہیں، وزیر صاحب یہاں موجود ہیں۔ مولانا صاحب، آپ point of order پر بحث کر رہے ہیں۔ دوسرے ممبران نے بھی بحث کرنی ہے تو let us realize کہ باقی ممبران کو بھی موقع ملنا چاہیے۔ آپ conclude کر لیں۔

سینیٹر عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! میں نے اس دن بھی کہا کہ ملالہ پر حملہ ہوا، اس کی ہم سب نے مذمت کی، یہ سراسر دہشت گردی ہے۔ اس پر ہم سب روئے لیکن احسن العلوم کے طلبہ کے لیے میرے ساتھ کوئی رونے والا ہے؟ جو ایک سو علما شہید کیے گئے، ان کے لیے میرے ساتھ کوئی رونے والا ہے؟ کوئی ہے اس کی مذمت کرنے والا؟ اسی طرح کراچی، کوئٹہ اور خضدار میں لوگ آئے روز قتل ہوتے ہیں، کوئی ہے ہمارے ساتھ رونے والا؟ جناب چیئرمین! ہمارے لوگ قتل ہوتے ہیں اور ہمیں رونے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ ہم نے کبھی جلسے یا مظاہرے نہیں کیے، کراچی شہر میں اتنا بڑا واقعہ ہوا اور شاید رحمٰن ملک کو ہماری طاقت کا اندازہ نہیں ہے، آپ کے پاس ہمارے بارے میں report ہو گی کہ اس وقت بھی صرف ہمارے مکتب فکر کے مدارس میں تیس لاکھ سے زائد طلبا موجود ہیں، اگر آج ہم انہیں call دیں اور وہ سڑکوں پر نکل آئیں تو کیا ہو گا؟ مگر ہم پرامن لوگ ہیں، ہم حضرت شیخ الہند کے عدم تشدد کے فلسفے پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔ اگر یہاں پر بھی ظلم کی کہانیاں آپ کے سامنے نہ رکھیں تو ہم کہاں جائیں؟ ٹھیک ہے رحمٰن ملک صاحب بیان دے دیں، میں walk out کرتا ہوں۔

(اس موقع پر مولانا عبدالغفور حیدری ایوان سے walk out کر گئے)

Mr. Chairman: Babar *sahib*, you see the sequence, you know, but I give you chance, you have to wait a little bit. Yes, Mohsin Leghari *sahib.*

سینیٹر محمد محسن خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ جناب! میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک issue ہے جس کو ہماری حکومت اور سینیٹ دونوں ignore کر رہے ہیں، وہ Israeli aggression in Gaza ہے۔ I think, we as an Upper House should pass a resolution in support of our Palestinian brothers condemning Israeli aggression in Gaza. Sir, "injustice anywhere is a threat to justice everywhere". یہ Martin Luther King نے کہا تھا کہ جہاں کہیں پر بھی injustice ہے، وہ ہر جگہ justice کے لیے خطرہ ہے۔ ہماری Israeli aggression پر جو خاموشی ہے، میرے خیال میں یہ صحیح بات نہیں ہے اور ہمیں اس ایوان سے اس قسم کی ایک resolution in support of our Palestinian brothers, pass کرنی چاہیے۔ یہ میری آپ کے توسط سے Leader of the House and the Leader of the Opposition سے گزارش ہے۔

Mr. Chairman: You may have consultation with the Leader of the House and the Leader of the Opposition.

آپ ان سے consult کر لیں۔

(اس موقع پر سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری ایوان میں واپس آ گئے)

جناب چیئرمین: جناب فرحت اللہ بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں کراچی کی صورت حال اور بالخصوص جو Interior Minister جناب اے رحمٰن ملک صاحب نے کہا پر صرف دو منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! وزیر داخلہ نے فیصلہ کیا کہ یکم محرم الحرام کے حوالے سے motorcycle سوار پر پابندی ہو گی اور انہوں نے یہ وجہ بتائی کہ دہشت گرد motorcycle کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ بڑی اطمینان بخش بات ہے کہ وزیر داخلہ نے یہ فیصلہ کرنے سے پہلے بقول ان کے تمام stakeholders سے مشاورت کی تھی اور صوبائی حکومت سے بھی مشاورت کی تھی، مجھے ان کے اس فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جناب! سندھ High Court نے جو stay order دیا، اس کا حق اور اختیار ہے، مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن مجھے ایک بات پر تشویش ہے۔ جناب چیئرمین! آج ایک اخباری اطلاع کی مطابق کراچی میں motorcycle پر پابندی کے خلاف جو petition دائر کی گئی، بمطابق اخباری اطلاع وہ petition Sindh High Court Bar کے dinner میں

جناب چیف جسٹس کو پیش کی گئی، اخباری اطلاعات یہ بتا رہی ہیں کہ شاید وہیں پر یہ order pass کئے گئے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! مجھے عدالتوں کا بے حد احترام ہے، وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں لیکن مجھے اس بات پر یقیناً تشویش ہو گی کہ اتنے اہم مسئلے پر حکومت اور تمام stakeholders کو بغیر سنے، بقول اے رحمٰن ملک جن کی باہمی مشاورت سے یہ فیصلہ ہوا تھا، اگر اخباری اطلاعات واقعی درست ہیں تو مجھے اس پر تشویش ہے۔

جناب چیئرمین! میں دوسری بات کہنا چاہتا ہوں کہ کراچی میں بدامنی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ جو witnesses ہیں، ان کی protection کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ Television کے نمائندے بابر ولی کے ساتھ یہی ہوا، 6 witnesses مارے گئے، میری فاضل وزیر صاحب کو تجویز ہو گی کہ ایک witness protection قانون لایا جائے جو اس ملک میں نہیں ہے، there should be a witness protection law which is not now in the country.

جناب چیئرمین! تیسری بات یہ ہے کہ ان دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ جو Anti Terrorists Law ہے جو inadequate ثابت ہو گیا ہے، اس law پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ جناب چیئرمین! Finally Supreme Court میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ کچھ لوگوں کو پکڑا گیا اور مقدمہ چلایا گیا اور وہ گرفتار ہوئے، وہ جیل بھی گئے اور convicts کو کسی executive order کے تحت parole پر چھوڑا گیا، یہ بات Human Rights Committee میں کراچی میں دہرائی گئی۔ میری وزیر داخلہ سے final request یہی ہو گی کہ وہ ان executive authorities کے نام شائع کر دیں جن کے حکم پر convicts and under trial prisoners parole پر رہا ہوئے اور اس کے بعد لاپتا ہو گئے۔
Thank you very much Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: جناب سعید الحسن مندوخیل صاحب۔

سینیٹر سعید الحسن مندوخیل: جناب چیئرمین صاحب! اے رحمٰن ملک صاحب نے بلوچستان اور کراچی میں motorcycle and mobile phone پر پابندی لگائی۔ کراچی کے لیے court نے جو orders دیے ہیں، وہ تو ٹھیک ہیں لیکن میں بلوچستان کے بارے میں یہ کہتا چلوں کہ پچھلی دو عیدوں پر کوئٹہ اور بعض شہروں میں mobile phones پر پابندی لگی تھی جس کی وجہ سے وہاں پر دہشت گردی کا واقعہ نہیں ہوا نہ کسی مسجد میں ہوا نہ کسی امام بارگاہ میں ہوا۔ جیسے میاں رضا ربانی صاحب نے کہا کہ ہمیں اس کا long term حل تلاش کرنا ہے، short cut سے

کام نہیں چلے گا، ابھی کوئٹہ کے لیے short cut قدم اٹھایا گیا ہے، ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔ 98% cases motorcycle پر ہوتے ہیں تو میں اے رحمٰن ملک صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ محرم الحرام کے دوران motorcycle پر پابندی لگ جائے تو اس سے لوگوں کو کچھ تکالیف ہوں گی لیکن لوگوں کی زندگیاں بچ جائیں گی۔ Mobile phone پر پابندی لگائی جائے کیونکہ وہاں پر ہم suffer کر رہے ہیں، ہم ہی بلوچستان میں مر رہے ہیں، اگر motorcycle پر پابندی لگ جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، ایک ہفتے کے لیے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب بابر اعوان صاحب۔

سینیٹر ظہیر الدین بابر اعوان: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ جناب چیئرمین! کراچی کے حوالے سے ابتدائی کلمات میں وزیر داخلہ صاحب نے یہ کہا ہے کہ میں federation ہوں اور میں نے یہ action لے لیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر داخلہ کا کراچی کے لیے جو اعلان ہے کہ motorcycle پر پابندی ہے، یہ غیر آئینی اعلان ہے، انہوں نے Article-148 کو refer کیا ہے۔ So, I have to refer Article-148, I have to refer Article-97, I have to refer Article-99 and I have to refer Article-90. میں آپ کی اجازت سے Article-90 کی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور میں یہ واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ جس موقف کا اظہار سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب نے کیا ہے، میں اس سے اتفاق کرنے کے بعد اس میں اضافہ کرتا ہوں۔ Mr. Chairman, Article-90 (1) is relevant which reads: (1) "Subject to the Constitution, the executive authority of the Federation shall be exercised in the name of the President by the Federal Government consisting of the Prime Minister and the Federal Ministers, which shall act"... Sir, it is not merely the Minister to get up in the midnight or any time of the day and make an announcement that cannot be done. یہ صوبائی خودمختاری کی بھی خلاف ورزی ہے اور آئین کی بھی خلاف ورزی ہے "which shall act through the Prime Minister" where is the decision of the Prime Minister and the Prime Minister decides the matters in the Cabinet. یہ تمام ایسے معاملات ہیں جن سے شہریوں کی زندگیوں کا سوال ہو یا کسی صوبے کی صوبائی خودمختاری کا سوال ہو

یا exercise of executive authority کا سوال ہو تو اس کا کسی وزیر کو اختیار نہیں ہے کہ اس کا فیصلہ کر دے، اس کا طریقہ کار آئین کے Article-90 میں دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ how shall federation act یہ important بات ہے کہ ہر آدمی کھڑا ہو کر کہے کہ میں federation ہوں اور میرا یہ فیصلہ ہے پھر تو federation کا اللہ حافظ ہو گیا۔ اس کا طریقہ کار ہے، میں آپ کو پہلے (3) Article-99 کی طرف لے جانا چاہتا ہوں جس میں لکھا ہوا ہے کہ

> "The Federal Government shall also make rules of the allocation and transaction of its business."

And here are the rules. Rules of Business of 1973 and these were amended earlier on 16th August, 2012.

اس لیے جناب والا! Article 97 کو بھی دیکھنا ضروری ہے اور پھر I will make out my point.

> Extent of Executive Authority of Federation.
>
> "Provided that the said authority shall not, save as expressly provided in the Constitution or in any law made by the *Majlis-e-Shoora* (Parliament), extend in any province to a matter with respect to which the provincial assembly has also power to make laws."

اب سوال یہ ہے کہ essentially law and order صوبے کی ذمہ داری ہے اور ٹیلیویژن کے ذریعے قوم کو پتا چلتا ہے، جیسے آدھی رات کو پتا چلتا ہے کہ چاند نظر آیا اور کبھی پتا چلتا ہے کہ نظر نہیں آیا اور بد قسمتی سے چار چار عیدیں ہوتی ہیں۔ اس لیے یہ بہت sensitive معاملہ ہے کہ جہاں شہریوں کا freedom of movement بنیادی حق ہے، یہ آئین میں دیا ہوا ہے کہ یہ ان کا بنیادی حق ہے۔ اس لیے جو action لیا گیا وہ totally غیر آئینی ہے اور اپنے آپ کو آئین اور Rules of Business کے مطابق درست کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

Sir, very briefly my another submission is

کہ کراچی کے مسئلے پر جتنی بھی briefings ہیں، الاماشااللہ, there are exceptions always, وہ ساری کی ساری قومی مقاصد کے مطابق نہیں بلکہ سیاسی مقاصد کے مطابق دی جاتی ہیں، وہاں favourites ہیں، وہاں پر preferences ہیں، وہاں پر سیاسی strings ہیں۔ کراچی کا مسئلہ جب

تک سیاسیات سے بالاتر ہو کر قومی مقاصد کے نقطہ نظر سے نہیں دیکھا جائے اس کو حل نہیں کیا جا سکے گا۔ I do not want to say anything which is not good for Karachi لیکن میں اتنی بات ضرور کہتا ہوں کہ یہاں بیٹھ کر تیار کی گئی briefings اور یہاں بیٹھ کر لکھے ہوئے notice کراچی کے مسئلے پر in depth کوئی point of view اس ایوان کے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔ Mr. Raza Rabbani was very right when he was saying that absolutely institutionalized efforts have to be made and I agree to that.

جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کتنی دفعہ اس ایوان میں بحث و مباحثہ ہوااور کتنے اقدامات کا اعلان کیا گیا، اگر آپ ان کی لسٹ بنائیں تو وہ اقدامات درجنوں نہیں، سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں میں چلے جائیں گے، اگر آپ اعلانات دیکھیں، press conferences دیکھیں، media talks دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ اس کی ویڈیو سے ٹرک بھرا جا سکتا ہے لیکن یہ جتنے جادوئی طاقت استعمال کرنے والے اقدامات ہیں، ان کا اثر بھی سلیمانی ٹوپی کے اندر ہی چھپا ہے، وہ عوام کو کہیں نظر نہیں آرہا۔

Mr. Chairman: Minister for Interior.

سینیٹر اے رحمن ملک: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو رضا ربانی صاحب نے جو بات کی کہ کیا موٹر سائیکلوں کی movement بند کرنے سے terrorism بند ہو جائے گی۔ I agree کہ ایسی movement سے terrorism بند نہیں ہوتی لیکن جب آپ کے پاس instant intelligence ہے، آپ کے پاس available statistics ہیں کہ موٹر سائیکل بم کے طور پر استعمال ہو سکتی ہے اور ہوتی رہی ہے۔ میں آپ کی خدمت میں کچھ statistical figures پیش کرتا ہوں کہ پاکستان میں 2011 میں جو موٹر سائیکل پر bombing ہوئی، پنجاب میں 28، سندھ 103، پختونخوا 88، بلوچستان 204 ، اسلام آباد 3 ، فاٹا 11 اور گلگت بلتستان میں ایک، یہ bomb blasts motorcycles پر ہوئے۔ میاں رضا ربانی صاحب! میں یہ آپ کے لیے پیش کر رہا ہوں، اگر آپ توجہ دیں تو I will be grateful sir کیونکہ میں آپ کے لیے figures لایا ہوں تا کہ میں آپ سے راہنمائی حاصل کر سکوں۔

سال 2012 میں پنجاب میں 36، سندھ 115، پختونخوا 52، بلوچستان 208، اسلام آباد میں ایک، فاٹا 12 اور گلگت بلتستان میں 02 bomb blasts motorcycles پر ہوئے۔ 2011 میں total 438 motorcycle bomb blasts with mobile SIM

میرے عوام ، میرے ملک میں current year اس ،426 میں2012 اور ہوئے cards
موٹر سائیکل کی وجہ سے شہید ہوئے۔ کل رات مجھے یہ information ملی جو کہ کافی دنوں سے آر
ہی تھی، میں نے اپنے سارے law enforcer colleagues کے ساتھ بیٹھ کر discuss کیا،
ایک ایک چیز کو examine کیا اور یہ پتا چلا کہ دو processions ہمارے شیعہ اور سنی دوستوں
کے ایک ہی وقت میں نکل رہے ہیں، میں نے پورے محرم الحرام کے لیے ban نہیں کیا ہے۔
ایک کہا جاتا ہے short term action اگر کوئی کسی کو گولی مار رہا ہے تو اسی وقت pistol نکال
کر فائر کرتا ہے اور اپنے self defence میں جاتا ہے، وہ اپنے وکیل سے پوچھنے نہیں جاتا کہ میں
اپنی جان بچانے کے لیے گولی ماروں یا نہ ماروں۔ میں ایک وکیل تو نہیں ہوں لیکن ایک law
enforcer کی حیثیت سے 41سال گزارے ہیں لیکن یہ ضرور ہے کہ جب real time
information ہوتی ہے executive got to act, that is the way, judiciary has got its own functions, executive authority has got its own functions. As you cannot challenge the wisdom of the judiciary similarly you cannot challenge the wisdom of the Government because what Government decides, it actually pertains to the information available from whatever resources are there.

جناب چیئرمین! میں بابر اعوان صاحب کی بہت قدر کرتا ہوں، انہوں نے مجھے
guidance دی۔ میں 148 کا ہی ذکر کر لیتا ہوں ۔ موٹر سائیکل پر پابندی لگانے سے پہلے، ٹیلیفون
موبائل بند کرنے کے order کرنے سے پہلے، میں نے رات کو Prime Minister سے بات کی
اور میں نے approval کے بعد order issue کیے، I understand my
responsibilities. تھوڑا بہت قانون میں نے بھی پڑھا ہے لیکن اگر ہم رات کو قانون چلاتے اور
بقول بابر اعوان صاحب کے میں کیبنٹ کو request کرتا، رات کو ایک بجے کیبنٹ بیٹھتی، میں
President سے verification کراتا اور پھر میں order کرتا اور اتنی دیر میں terrorist اپنا کام
دکھا دیتے، وہ اپنا کام دکھا رہے ہیں اور دکھاتے رہیں گے۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم بحث مباحثہ کر
کے بڑی اچھی بات کر لیتے ہیں لیکن اس وقت ملک حالت جنگ میں ہے، ملک میں terrorists کا
راج قائم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ میرے شیعہ سنی بھائیوں کو قتل کرنے کی سازش کر کے
پاکستان میں ایک situation create کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ As Interior
Minister میری responsibility رہی کہ I interference in the provinces,
should fully realize لیکن Amendment 18th کے بعد total responsibility is

of the provinces لیکن کوئی کہے گا کہ یہ بیوقوف آدمی کیوں پنگا لیتا ہے، کیوں سر جھکاتا ہے، کیوں بیچ میں گھستا ہے۔ میرے دل میں درد ہے، جب میرے پاس information آتی ہے تو بات کرتا ہوں، رات چار بجے تک میں سندھ گورنمنٹ کے ساتھ in touch تھا۔ میں نے کوئی unilaterally orders issue نہیں کیے ہیں، this was my advice to the provincial government کہ میری یہ information ہے and this is what I am proposing اور یہ order under Section 144 fully under the prerogative of the provincial government issue کیے گئے۔ رات ڈیڑھ بجے Registrar, Sindh High Court کا Home Secretary کو فون آیا کہ ہم نے یہ order suspend کرنے ہیں، انہوں نے اس کو held in abeyance کر دیا اور اس figure کے علاوہ جو ہمارے پولیس کے، FC کے اور معصوم لوگ شہید ہوئے ہیں، ان کی تفصیل میں نے کہا کہ سپریم کورٹ کو پیش کی جائے۔ بہرحال سب اداروں نے اپنا اپنا کام کرنا ہے، ہم نے بھی اپنی عقل کے مطابق، information کے مطابق اور جو federation کی available powers ہیں ان کے through ان کو convey کیا، judiciary نے اس کو suspend کیا، we will defend it. ہم نے کوئی criticize نہیں کیا۔ ابھی میرے فاضل دوست فرحت اللہ بابر صاحب کہہ رہے تھے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ میری طرف سے statement ہے، آپ دیکھیئے کہ کس طرح چیزوں کو twist کیا جاتا ہے کہ جمعہ کی نماز میں حملہ ہو گا۔ میں نے کوئی ایسی statement نہیں دی اور کوئی مذاق سے کہہ رہا تھا کہ جمعہ کی نماز کو ہفتے کو کر دیں۔ اب یہ بات بھی مجھے فرحت اللہ بابر صاحب نے بتائی۔ بات یہ ہے کہ ہمیں اس مذاق کے mood سے نکلنا ہو گا۔ غفور حیدری صاحب نے جو بات کی ہے میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ ان کا دل دکھی ہے، میرا بھی دکھی ہے، پوری قوم کا دل دکھا ہے۔ ملالہ ہمارا pride ہے وہ anti education forces کی وجہ سے زخمی ہوئی۔ انہوں نے طالبان کے خلاف ایک کام شروع کیا تو کیا جو بچے مدرسوں میں شہید ہوئے ہیں وہ تعلیم حاصل نہیں کر رہے تھے؟ کیا یہ حملے موٹر سائیکلوں پر نہیں ہوئے؟ خود آپ نے فرمایا ہے کہ موٹر سائیکل والوں نے حملہ کیا۔ کیا یہ حملے تعلیم پر نہیں ہیں، اگر میرے ملک میں غربت ہے اور غریب لوگ بچوں کو Convent School میں تعلیم نہیں دلا سکتے، وہ فیس ادا نہیں کر سکتے، اگر مدرسے ان کو تعلیم دے رہے ہیں تو انہوں نے کیا قصور کیا ہے کہ ان کو شہید کیا گیا ہے۔ میں یہ کہتے ہوئے بالکل حق بجانب ہوں کہ جو بھی کیا جا رہا ہے ایک بڑے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا جا رہا ہے اور ان کی بات سے ایک اور چیز کی بھی confirmation ہو گئی کہ آپ مدرسے کے بچوں

کو شہید کریں، تیس لاکھ بندے سڑکوں پر آجائیں گے۔ کب تک یہ صبر سے رہیں گے، اگر دو، چار، دس، بیس اور اڑا دیتے ہیں تو ظاہر ہے غفور حیدری صاحب شاید خود ہی اعلان کریں کہ بچو! آؤ اپنی حفاظت کرو اور یہی میرا دشمن چاہتا ہے۔ میں غفور حیدری صاحب اور ان کی پوری جماعت کا شکر گزار ہوں ۔ دیوبندی دہشت گرد آرگنائزیشن نہیں ہے، یہ ایک پرامن پارٹی ہے اور میں عرض کرتا ہوں اور full authority سے کہتا ہوں اور آج بھی میں کہتا ہوں کہ یہ کام ظالمان کر رہے ہیں، لشکر جھنگوی کے paid touts جو پاکستان کے خلاف ہیں، جو اسلام کے خلاف ہیں اور سپاہ صحابہ کے لوگ کررہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں، ملک اسحاق کو کون نہیں جانتا، کیسے گرفتار ہوا، کیسے وہ رہا ہوا، کسی سے بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔ میں نے ہر detail دی ہے۔ میں نے یہی عرض کیا تھا کہ میں آپ کو کچھ چیزیں in camera بتانا چاہتا ہوں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قوم کے ساتھ کیا کیا ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! قانون کی بات کرتے ہیں I am sorry to say کہ آج Parliament fail ہے۔ میں یہ بات کیوں کہہ رہا ہوں؟ کیونکہ میں اسی سینیٹ میں ATA کا Bill لے کر آیا۔ تین سال تک میں ایڑیاں رگڑتا رہا، میں چار دفعہ Standing Committee کے سامنے appear ہوا for God's sake to amend the Anti Terrorist Laws کیونکہ میرے پاس دہشت گردوں کو سزا دینے کا اختیار نہیں ہے یا عدالت میں لے جا کر یہ کہنا کہ دو بندوں نے یعنی اسلام الدین شیخ یا رضا ربانی نے یہ قتل ہوتے ہوئے دیکھا ہے، میں یہ نہیں کرسکتا کیونکہ یہاں ساری چیزیں forensic analysis سے ہوتی ہیں، یہاں electronic analysis سے ہوتی ہیں۔ جناب والا، میں نے یہاں قومی اسمبلی کے فلور پر کہا کہ خدا کے لیے اس ATA کو اگر آپ forever نہیں کرسکتے do it for only three years so that I can take these criminals, these terrorists, these *Zalmans*, these *Lashkar-e-Jhangvi* people to the court and get them convicted but I am sorry it didn't happen.

میں یہاں پر PECO کا Bill لے کر آیا that was never passed میں یہاں پر Pakistan Penal Code کی amendments لے کر آیا they were never acceded to. مجھے مجبوراً سینیٹ سے withdraw کرکے دوبارہ قومی اسمبلی میں جانا پڑا۔

جناب چیئرمین! پانچ سال کی اسمبلی کی مدت پوری ہو رہی ہے، میں اپنے سارے colleagues سے، پارلیمنٹ کے سارے ممبران سے openly request کرتا ہوں، آخر وہ

کون سی چیز ہے جو ان کو روکتی ہے۔ آپ یہ تو کہتے ہیں کہ عدالتیں ملزموں کو چھوڑ دیتی ہیں، ان کو
سزا نہیں ہوتی لیکن ہم اپنے گریبان میں بھی جھانکیں کہ کیا ہم نے اپنی ڈیوٹی پوری کی ہے، ہم نے
ATA پاس کیوں نہیں کیا، ہم نے PECO (Prevention of Electronic Crime
Ordinance) کیوں منظور نہیں کیا، ہم نے Pakistan Penal Code کیوں منظور نہیں
کیا۔ ہم نے اسلحہ پر جو پابندی لگوانی تھی وہ کیوں نہیں لگائی؟ کیوں؟ یہ سارے کیا
compromises ہیں۔ میں آج بھی آپ کے ذریعے اپیل کرتا ہوں خدا کے لیے اس ملک پر رحم
کریں۔

Let's stop every business and let's do the legislation on ATA, PECO and PPC, so that I can get the criminals to the Court and there is a proper law so that they don't get the bail. They are properly trialed and they are booked according to the law and they are brought to justice. Sir, we will not be able to bring them to justice until and unless the ATA is passed.

I am telling you the difficulties, the میں جذباتی نہیں ہوں
question posed by the media, the question posed by my law
enforcers کہ آپ کی پارلیمنٹ کیا کر رہی ہے، ہم شہید ہو رہے ہیں۔ ایف سی پر الزام تو لگتا
ہے، پولیس پر الزام لگتا ہے، کوئٹہ میں کیا ہو رہا ہے اس پر الزام لگتا ہے لیکن کبھی آپ نے یہ سوچا
کہ اگر وہی پولیس والا لے کر جاتا ہے، اس کو سزا ہوتی ہے، آج جب چور لٹیرے ایک کار چوری
کر کے بھاگ رہے تھے تو انہوں نے میرے ایک ASI پر فائرنگ کر کے اس کو شہید کیا، کچھ
ہمارے سویلین بھی زخمی ہوئے۔ کل میں اس کو پکڑوں گا تو دیکھ لینا کہ دو تین مہینے کے بعد یہی
شخص ضمانت پر رہا ہو جائے گا because the laws are relaxed, we got to
put the stringent laws.

دیکھیئے! پوری دنیا میں terrorism ہوئی۔ آج امریکہ، یوکے اور یورپین ممالک جو کہ
human rights کے بہت بڑے champion ہیں وہاں بندہ اٹھاتے ہیں، تین مہینے تک
کوئی کورٹ اس کو نہیں پوچھتی، جب تک اس کی investigation نہیں ہو جاتی اور آج ہم یہاں
بات کرتے ہیں کہ بندے کو گرفتار کر کے چوبیس گھنٹے میں پیش کرنا ہوتا ہے۔ چوبیس گھنٹے کے
بعد معاملہ جوڈیشل ہو جاتا ہے، اس کے بعد جو ہوتا ہے مجھے اس کی تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں
ہے لیکن جب میں ہفتے کو brief کروں گا I will tell you as to what kind of

issues are we facing. Sir, I had the reasons and that reasons I can explain in hours and hours لیکن میں نے اگر موٹرسائیکل پر ban لگایا ہماری حکومت کا کوئی ایکشن ایسا نہیں ہے جو mala fide ہے اگر موٹرسائیکل چھ گھنٹے move نہ ہوتی، یہ کوئی پورے دن کے لیے نہیں تھا صرف اس وقت کے لیے تھا جب وہاں پر چھ، سات جلوس نکلنے تھے۔ ان جلوسوں کو protect کرنے کے لیے میں نے یہ کیا اس کے لیے بھی criticism ہوئی۔

میں مانتا ہوں کہ ہوسکتا ہے کہ مجھے قانون کا اتنا علم نہ ہو اور قانون کا علم یہاں بھی بتا سکتا ہوں اور ہوسکتا ہے بولنے پر آؤں تو کچھ میں بھی تھوڑا دال دلیہ کردوں لیکن request یہ ہوگی کہ آج ہمیں قانون کی پاسبانی ضرور کرنی چاہیے لیکن قانون کو implement کرنے کے لیے قانون کی amendments بھی بہت ضروری ہیں۔ میں آپ کے توسط سے نہ صرف یہاں بلکہ قومی اسمبلی سے بھی request کروں گا if you want to save your country please make your laws stringent تاکہ کل کسی مدرسے پر کوئی فائرنگ نہ کرسکے، کوئی ملالہ پر فائرنگ نہ کرسکے اور کوئی بلوچستان میں میرے بچوں کو شہید نہ کرسکے۔ میں بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں لیکن وہ میں انشاء اللہ منگل کو کہوں گا۔ Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب! میں مزید عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں کوئی نئی news یہاں پر نہیں بنانا چاہتا۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, floor is with me.

Mr. Chairman: Minister *sahib*, we can't have a cross talk between the members now. The floor is with Raza Rabbni already.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, floor is with me.

Mr. Chairman: Obviously, it is with you.

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! جو باتیں وزیر صاحب نے یہاں کی ہیں، جہاں تک terrorism کا تعلق ہے میں اس میں دوبارہ نہیں جاؤں گا کیونکہ اس پر میں بات کرچکا ہوں لیکن دو تین بڑے خطرناک trends سامنے آئے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں معذرت

اور نہایت ادب کے ساتھ وزیر صاحب کی اس بات سے اتفاق نہیں کرسکتا گو کہ میں treasury benches پر بیٹھا ہوا ہوں کہ حکومت کی wisdom کو کوئی چیلنج نہیں کرسکتا۔ آئین کے تحت حکومت، سینیٹ اور قومی اسمبلی کو answerable ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ حکومت کی wisdom can't be challenged, is not Constitutionally correct. Any government which is installed is answerable to Parliament, is answerable to the Senate and is answerable to the National Assembly. No.1

دوسرا یہ کہا گیا کہ پارلیمان فیل ہو گئی ہے۔ پارلیمان فیل نہیں ہوئی وہ Bill اس لیے pass نہیں ہوئے because there were flawed legislation اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ flawed legislation پر پارلیمان اپنا ٹھپہ لگا دے تو I am sorry یہ نہیں ہوسکتا۔ وہ legislation ایسی تھی کہ آپ پاکستان کے عوام کے بنیادی حقوق جو آئین کے تحت ان کو دیے گئے ہیں ان کو پامال کر رہے ہیں۔ آپ ان قوانین کے ذریعے ایک ایسی ریاست بنانا چاہتے ہیں جہاں state terrorism legalize ہو۔ یہ کہنا کہ برطانیہ اور امریکہ میں تین مہینوں کے لیے پابندیاں لگائی گئیں، I am sorry the Interior Minister is not fully aware of the facts. شروع میں جو قانون برطانیہ میں آیا تھا، وہ تین مہینے کا ضرور تھا لیکن پھر عدالتوں نے اس period کو strike down کردیا۔ آج terrorism کے جو قوانین برطانیہ اور امریکہ میں نافذ ہیں، ان کو عدالتیں بہت حد تک chisel کرکے بنیادی حقوق کے دائرے میں لائی ہیں۔ یہاں بھی Anti-Terrorism کا جو Bill آیا اور کافی عرصہ Standing Committee کے سامنے پڑا رہا، اس میں بھی یہی کوشش تھی کہ اس قانون کو آئین اور قانون کے مطابق کیا جائے۔ یہ بات کہنا مناسب نہیں کہ رات کو ایک بجے we had to act اور قانون اگر موجود ہے تو میں اس کا انتظار نہیں کرسکتا۔ Mr. Chairman, no government can be given the license to rule without or outside the parameters of the constitution. یہ بات بڑی واضح ہونی چاہیے۔

آج اگر fiefdoms اور warlords ملک کے اندر create ہو رہے ہیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم rule of law کی respect نہیں کرتے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ کہیں کہ ایک ordinary citizen پر تو قانون لاگو ہے لیکن حکومت، حکومتی اداروں یا حکومتی اہلکاروں پر قانون لاگو نہیں ہے۔ There has to be one yardstick. So, let us be very clear on that.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی وزیرِ داخلہ صاحب۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: میں ہمیشہ رضا ربانی صاحب سے enlighten ہوتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ ملک جن حالات سے گزر رہا ہے، وہ میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں۔ جہاں تک wisdom کی بات کا تعلق ہے. let me clarify وہ بات میں نے اس لیے کی ہے کہ جب ایک law enforcer instantly فیصلہ کرتا ہے، پولیس مقابلہ ہوتا ہے یا وہ کسی operation میں شریک ہوتا ہے تو اس وقت وہ حکومت کی دی ہوئی powers exercise کرتا ہے۔ میں اس wisdom کی بات کررہا ہوں، میں overall پارلیمنٹ کی بات نہیں کر رہا۔ I fully agree with him.

نمبر 2، انہوں نے کچھ ایسی باتیں کیں جن کے بارے میں، میں وضاحت کرنا چاہوں گا۔ باہر کے ملکوں میں بھی terrorism کو بہت seriously لیا گیا۔ وہاں instructions دی گئیں اور follow بھی ہوئیں۔ آج ان ملکوں میں قانون سخت ہونے کی وجہ سے terrorism نہیں ہے۔ آخر ہمیں یہ تو دیکھنا ہے کہ اگر میں نے کوئی law دیا یا Law Minister نے law بنا کردیا، کیا میں رضا ربانی صاحب سے بڑے ہی ادب کے ساتھ request کرسکتا ہوں کہ آیا وہ کوئی counter Bill یا counter proposal پارلیمنٹ میں لائے کہ بھئی حکومت تو ایک flawed law لائی ہے، یہ بڑے بےوقوف ہیں، ان کی سمجھ میں بات نہیں آتی، یہ ملک کو terrorist state بنانا چاہتے ہیں، national terrorism create کرنا چاہتے ہیں، اسمبلی میں یا اس ایوان میں جب چار سال Bill pending رہا تو کیا ان کی طرف سے کوئی counter Bill آیا؟ اگر آیا ہے تو اس کا مسودہ لے آئیں۔ اگر ابھی بھی نہیں ہے تو ہم ان سے request کرتے ہیں، میں پارلیمنٹ سے request کرتا ہوں کہ آپ counter Bill لے آئیں جو آپ کی wisdom کے مطابق ٹھیک ہو، وہ ہمارے problems حل کرسکتا ہو اور terrorism کو ختم کرسکتا ہو، میں اسے welcome کروں گا۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: نسرین جلیل صاحبہ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: I will give you the floor. I can't proceed like this.

نسرین جلیل صاحبہ کی بہت دیر سے request ہے۔رضا صاحب! میں آپ کو opportunity دوں گا لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ دونوں بات کریں اور کسی اور کو موقع نہ ملے۔ نسرین جلیل صاحبہ۔

سینیٹر نسرین جلیل: جناب چیئرمین! میں رحمٰن ملک صاحب کے جذبۂ حب الوطنی پر ان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ یقیناً ان کی نیت پر کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا لیکن آپ کے علم میں ہے کہ ایم کیو ایم حکومت میں بھی ہے اور ہم روزانہ یہ مسئلہ ہر سطح پر اٹھا رہے ہیں۔ کل صدرِ محترم سے بھی بات ہوئی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کراچی میں گھر گھر ماتم کدہ بنا ہوا ہے۔ رحمٰن ملک صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ ہمارے بچوں کو مارنے والوں کو تحفظ کیوں دیا جارہا ہے؟ آپ نے خودکش حملہ آوروں کے حوالے سے تو گفتگو کی لیکن ہر سطح پر قتل و غارت گری کرنے والے، اغوا برائے تاوان کرنے والے، بھتہ لینے والوں کے نام بھی موجود ہیں، ان پر ہاتھ کیوں نہیں ڈالا جارہا جب آپ کو معلوم ہے کہ وہ کون ہیں، کہاں ہیں اور کن وارداتوں میں ملوث ہیں۔

جناب چیئرمین! کراچی میں قانون ہے کہ جب جانوروں کی کراچی میں آمد ہوتی ہے تو ان کا باقاعدہ اندراج کیا جاتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ آئے دن جو طالبان دہشت گرد داخل ہورہے ہیں، جو وہاں ہر سطح کی دہشت گردی میں ملوث ہیں چاہے وہ sectarian violence ہو، اغوا برائے تاوان کی وارداتیں ہوں، ڈکیتیاں ہوں، ان کا اندراج کیوں نہیں کیا جارہا؟ رحمٰن ملک نے بالکل صحیح بات کی کہ legislation ہونی ضروری ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جانا چاہیے کہ وہ کون لوگ ہیں، کیا کرتے ہیں، کہاں رہتے ہیں اور کن activities میں ملوث ہیں۔

رضا ربانی صاحب نے کل CPLC کی involvement کی بات کی تھی کہ ان کو زیادہ active ہونا چاہیے۔ میں کہوں گی کہ محلہ کمیٹیاں یا یونین کونسل کی سطح پر CPLC کے لیے offices ہونے چاہییں تاکہ عوام حکومت کے ساتھ مل کر ان عناصر پر نظر رکھ سکیں جو دہشت گردی کررہے ہیں یا کروارہے ہیں۔ ان سب کا سدباب کرنے لیے عوام کا involve ہونا بہت ضروری ہے۔ میری یہی درخواست ہوگی کہ CPLC کو مزید اختیارات دیے جائیں۔ ایک مرتبہ پھر میں رحمٰن ملک صاحب کی کاوشوں کے لیے ان کو خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں صرف دو باتیں clarify کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک انہوں نے بات کی کہ کیا کوئی counter Bill آیا، فاضل وزیر صاحب نے

ہی بتایا تھا کہ وہ خود چار مرتبہ اس کمیٹی میں پیش ہوئے، اس کا ریکارڈ بھی minutes سے check ہوسکتا ہے، اگر وہ چار مرتبہ پیش ہوئے تھے تو ان کو یہ بات بھی یاد ہو گی کہ اس وقت ایس ایم ظفر صاحب بھی تھے، وسیم سجاد صاحب بھی تھے اور مجھے بھی as special invitee بلایا گیا تھا۔ اس کمیٹی میں ہم clause by clause چل رہے تھے، وہاں مختلف clauses کی redrafting کی گئی۔ اس کے بعد Interior Ministry نے خود اس Bill میں interest چھوڑ دیا، لہذا وہ Bill کمیٹی میں pending رہا۔

جناب چیئرمین! دوسری بات جس کا انہوں نے ذکر کیا کہ باہر کی ریاستوں میں دہشت گردی ختم ہو گئی ہے۔ جناب چیئرمین! وہ دہشت گردی strict قوانین کی وجہ سے ختم نہیں ہوئی بلکہ وہاں ریاست اپنے objectives اور اپنی priorities میں بڑی clear ہے۔ یہاں کی establishment کی طرح نہیں ہے کہ it wants to run with hare and hunt with the hound.

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب! Rules of Business کے مطابق جب ایک Bill بھیج دیا جاتا ہے تو وہ House کی property بن جاتا ہے۔ میں اس کمیٹی میں پیش ہوا، میں رضا ربانی صاحب سے بالکل متفق ہوں، اس Bill پر clause by clause غور کیا گیا۔ کرنل مشہدی صاحب اس بات کے گواہ ہیں، final یہ ہوا کہ یہ Bill تین سال کے لیے لایا جائے۔ ہم نے سوچا کہ چلو سینیٹ نے تین سال کے لیے ہی پاس کر دیا، ہم اسے غنیمت سمجھتے ہیں۔ ہم سمجھے کہ یہ Bill اسمبلی میں چلا جائے گا۔ میرا interest اس Bill میں ختم نہیں ہوا۔ ایک سیشن ختم ہونے کے بعد ہم نے پھر کوشش کی۔ پھر یہ معاملہ joint session میں اٹھایا گیا، وہاں اس پر بڑی بحث ہوئی اور پھر وہیں یہ consensus سامنے آیا کہ اس Bill کو وہاں سے نکلوالیں اور نیشنل اسمبلی لے جائیں۔ جناب! اس میں Ministry of Interior کی کسی قسم کی relaxation نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Monday, 19th November, 2012 at 4:00 pm.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, 19th November, 2012 at 4:00 pm.]